عبدالرزاق ساجد
رابعہ ثانوی

مسلمانوں کی نامسلمانیاں

اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام سے متاثر ہو جائے اور چاہے کہ میں ان تعلیمات پر عمل پیرا معاشروں کو بچشم خود دیکھوں اور وہ اس خواہش کو دل میں لئے مسلم ممالک کا دورہ شروع کردے تو باآسانی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے دل پر کیا گذرے گی۔ یقیناً اس کے دل میں قیامت گذر جائے گی۔ کیونکہ اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے ذہن میں جو نقشہ قائم ہوا تھا۔ مسلم معاشروں کو اس کے برعکس دیکھ کر اس کے دل کو شدید دھچکا لگے گا۔ وہ سوچے گا پھر سوچے گا اور مزید سوچے گا کہ اے اللہ! کیا یہ وہی معاشرہ ہے جس کا نقشہ قرآن و حدیث میں کھینچا گیا ہے۔

وہ سوچے گا کہ میں نے تو اپنے مطالعہ کے دوران یہ پڑھا تھا کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جن میں سب سے پہلا رکن یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرنا اور باقی تمام معبودان باطلہ و خود ساختہ کی نفی کرنا اور محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ﷺ تسلیم کرنا مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان اللہ کی عبادت کو چھوڑے ہوئے ہیں، فوت شدہ اولیاء اللہ کی پرستش ہو رہی ہے، بت پرستی عروج پر ہے، ہوس اقتدار بھی اپنی بلندیوں کو چھو رہی ہے اور زرپرستی عام ہے۔ الغرض تمام قسم کی پرستشیں ہو رہی ہیں مگر کماحقہ اللہ تبارک تعالیٰ کی پرستش نہیں ہو رہی۔

وہ سوچے گا کہ میں نے تو مطالعہ کے دوران یہ پڑھا تھا کہ اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے اور دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا فرض ہیں مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ اس مسلم

معاشرے میں کوئی بھی اس کی پروا نہیں کر رہا- اذانیں ہو رہی ہیں، بڑی بلند آہنگ اذانیں، سب سن رہے ہیں مگر سننے کے باوجود بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بھی نہیں سن رہا ہے- اذانیں کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر تھک جاتی ہیں مگر کان ہیں کہ سنتے ہی نہیں- جیسے بہرے ہو گئے ہیں- چاروں طرف سے "اللہ اکبر" "اللہ اکبر" (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) کی آوازیں آ رہی ہیں لیکن کوئی بھی پروا نہیں کر رہا- چاہئے تو یہ تھا کہ اذان کی آواز سن کر مسجد کی طرف جاتے لیکن اذان ہو رہی ہے اور لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں- کوئی کرکٹ کھیلنے کے لئے میدان کی طرف جا رہا ہے، کوئی گلی میں یا موڑ پر کھڑا شطرنج سے دل بہلا رہا ہے، کوئی فلم دیکھنے کے لئے سینما جا رہا ہے نیز کوئی کچھ کر رہا ہے کوئی کچھ کر رہا ہے- تمام لوگ اپنے اپنے کام میں مگن ہیں گویا تمام لوگ وقت پاس کر رہے ہیں-

وہ سوچے گا کہ میں نے اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں زکوۃ کے بارہ میں پڑھا تھا جو کہ غریب و ناچار کی دست گیری کے لئے ادا کی جاتی ہے مگر میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ غریبی اور ناچارگی کی وجہ سے لوگ خودکشی کر رہے ہیں- غریبی کی وجہ سے مجبور ہو کر گلی، کوچوں میں جسم فروشی ہو رہی ہے، لوگوں کی غریبی (Poorness) سے فائدہ اٹھا کر ان کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں، غریب لوگ ظلم و تشدد کی چکی میں پس رہے ہیں، دوشیزائیں جہیز کی تیاری کا انتظار کرتے کرتے اپنی جوانی کا ماتم کرنے لگ گئی ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے ہیں- کوٹھیوں، بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں اور ان کی عزتیں محفوظ نہیں- انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو سردیوں اور گرمیوں میں فٹ پاتھ پر آسمانی چھت کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں-

وہ سوچے گا کہ میں نے پڑھا تھا کہ مسلمان کسی کو دھوکا نہیں دیتے- وعدہ کرتے ہیں تو ایفا کرتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو سچ بات کرتے ہیں- لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں

کہ مسلمان غلط بیانی کو بالکل برا نہیں جانتے اور وعدہ پورا کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، وعدہ پورا کرنا تو درکنار کبھی کسی نے اس بارے میں سوچا بھی نہیں، ہر کام میں دھوکا کرتے ہیں، جھوٹ بول بول کر رقم کماتے ہیں اور لوگوں کا چمڑا ادھیڑ رہے ہیں لیکن کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ کیا یہ ہے مسلم معاشرہ؟

وہ سوچے گا کہ میں نے اسلام کی تعلیمات کے مطالعہ میں پڑھا تھا کہ اسلام کا ایک رکن ایک ماہ کے روزے بھی رکھنا ہے جو کہ ہر مسلمان پر متعین دنوں (رمضان) میں فرض ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے ہی روزہ خوری کر رہے ہیں اور ہوٹل اور ریستوران کھلے ہوئے ہیں بس ایک پردہ لٹکانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

پھر وہ سوچے گا کہ میں نے پڑھا تھا کہ مسلمان نہ صرف اپنی عزت و عصمت بلکہ دوسروں کی عزت و عصمت کا بھی پاس رکھتے ہیں۔ غیر مسلموں کی عزت و عصمت کی بھی حفاظت کرتے ہیں لیکن یہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عزت لوٹ رہا ہے کوئی آدمی بھی نہیں سوچتا کہ یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ چوروں کو پوچھنے والا کوئی بھی نہیں، چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے، زانی کو سنگسار نہیں کیا جاتا۔

پھر وہ سوچے گا کہ مسلمان قوانین اسلام کے نفاذ کے لئے کوشش کرتے ہیں اور پھر مسلمانوں میں سے ہی کچھ اٹھ کر اس کارد شروع کر دیتے ہیں اور مختلف قسم کے حیلے بہانے تراشتے ہیں اور یہ سب کچھ دیکھ کر اسے کسی بات کی سمجھ نہیں آئے گی اور اگر اس کے اس دورے کے دوران اس کی ملاقات ہم سے ہو اور وہ کہے گا کہ یہ کس وجہ سے ہے کہ تمہیں تمہارا اسلام راہ راست پر کیوں نہیں لاتا؟ تو ہم اسے کیا جواب دیں گے۔ اے مسلمانو! سردست مختصر طور پر اتنا یاد رکھو کہ!

بیمار دوائی کھاتا نہیں بدنام طبیب کا نام ہوا
ہوئے کام برے تو مسلمان سے رسوا دین اسلام ہوا۔